مگر ایمانی و اخلاقی دولت لُٹ جائے گی۔

اس قسم کے معاملات جن میں فاسد تہذیب کے غلبے کی وجہ سے مسلمان اُلجھے ہیں، خصوصاً ہمارے وہ طبقے جو ذہنی مسحوریت کا شکار ہیں، اُن کے متعلق میرا ذہن قطعی یکسو ہے۔ میں جب یہ مانتا ہوں کہ خداوند قدوس خدائے برحق ہے اور حاکم مطلق اور ہدایت دہندۂ انسان؛ اور جب میں یہ مانتا ہوں کہ رسول اکرمؐ سچے رسول تھے اور آپؐ کی سنت اور اسوہ واجب الاتباع ہیں تو پھر میں کتاب و سنت کے صاف اور واضح احکام کو اپنی پسند کا مفہوم دینے کے لیے تاویل یا تحریف سے نہیں گزار سکتا۔ مسلمان کو قطعی اور دوٹوک راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ اگر شریعت میں پردہ ہے تو اُس کا کڑا اہتمام کیجیے؛ نہیں ہے تو ترک کر دیجیے، یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں چل سکتا۔

۷۔ اصلاً قرآن میں آیات پر غور کی دعوت توحید یا دینِ حق کے سلسلے میں دلائل دیتے ہوئے دی گئی ہے اور اس غور سے مطلوب یہ ہے کہ لوگ کائنات پر غور کر کے اس کی بات کی گواہی بہ سلسلۂ وجود و توحید باری تعالیٰ سمجھ سکیں۔

ظاہر ہے کہ اس غور و خوض یا مطالعہ و مشاہدہ سے ضمناً سائنسی اور ٹیکنالوجی کے علوم کی راہ بھی کھلتی ہے۔ کشتی نوحؑ اور زرہ سازیٔ داؤد علیہ السلام سے لے کر ذوالقرنین کے بند بنانے اور دھاتیں پگھلا کر استعمال کرنے تک، نیز حضورؐ کے طریقِ خندق کو جنگ میں استعمال کرنے اور رجہ ش کے بنے ہوئے قلعہ شکن آلات کو استعمال کرنے تک اسلام نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی خاصی ترغیب دلائی ہے۔

مسلمانوں نے اپنے دورِ عروج میں سائنس میں بھی بہت پیش[illegible] کی اور ٹیکنالوجی میں بھی۔ ہوا سے چلنے والی آب کش مشینیں تو دورِ فاروقی ہی میں است[illegible]ل کی گئیں۔ دراصل مسلمانوں نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی جو دیواریں اُٹھائی تھیں، بعد میں انھی کو یورپ والوں نے مکمل کیا اور اُن پر چھت ڈال کر عمارت بنائی۔ موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی دراصل مسلمانوں کے کیے ہوئے کام کی تکمیلی شکل ہے، جیسے کوئی شخص پودا لگا کر خود تو رخصت ہو جائے اور بعد والے اس کی آبیاری کر کے اس سے برگ و بار حاصل کریں۔

یہ خیال غلط ہے کہ جو اب کام شروع کرے گا وہ ہمیشہ پیچھے رہے گا۔ نوخیز قوتیں اگر کام کر یں